R.EG.D No. L.5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ
عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

یوم پنجشنبہ

۱۶ جمادی الاول ۱۳۷۶ھ

فی پرچہ ۱ آنہ

جلد ۴۵/۱۰ ۔ ۲۰ فتح ۱۳۳۵ ہش ۔ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۶ء ۔ نمبر ۲۹۸

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کے متعلق اطلاع

ربوہ ۱۹ دسمبر ۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

"طبیعت بفضلہ تعالیٰ اچھی ہے" الحمد للہ

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام سے دعائیں جاری رکھیں

ربوہ ۱۹ دسمبر ۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی کو دانت کی تکلیف میں تو خدا کے فضل سے آرام ہے مگر بلڈ پریشر آج ۱۸۰ ہے ۔ اور اعصابی بے چینی بھی ہے ۔ احباب دعا فرماتے رہیں ۔ احباب دعا کے ساتھ صحت کریں ۔

آج دنیا امن و سلامتی کے پیغام کی متلاشی ہے اور وہ ہر نظریہ قبول کرنے کے لئے تیار ہے

جو صحیح معنوں میں پُر امن زندگی بسر کرنے میں ممد ہو

طلباء کو یہ عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ اپنی زندگیوں کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھال کر دنیا کے سامنے اسلام کا پیغام پیش کرینگے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے محترم چودھری محمد ظفر اللہ خان صاحب کا خطاب

ربوہ ۱۹ دسمبر ۔ عالمی عدالت انصاف کے جج محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب نے کل تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے انہیں نہایت بیش قیمت نصائح سے نوازا ۔ اور اس ضمن میں ان پر واضح کیا ۔ کہ آج دنیا امن و سلامتی کے پیغام کی متلاشی ہے ۔ اور ہر وہ نظریہ قبول کرنے کے لئے تیار ہے ۔ جو صحیح معنوں میں پُر امن زندگی بسر کرنے میں ممد ہو ۔ آپ نے اس امر کی نہایت پُر اثر انداز میں وضاحت کرتے ہوئے طلباء کو توجہ دلائی ۔ کہ جہاں وہ دوسرے دنیوی علوم اور صنعت و حرفت سے متعلق مختلف شعبوں میں ترقی کو اپنا مطمح نظر بنائیں ۔ وہاں وہ اس امر کو بھی مدنظر رکھیں ۔ کہ انہوں نے امن و سلامتی کی متلاشی دنیا تک اسلام کا پیغام پہنچانا ہے ۔ اور اپنی زندگیوں میں اسلام کی پُر امن تعلیمات کا عملی نمونہ پیش کرنا ہے ۔

تقریر کے آغاز میں محترم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا ۔ پہلی بات جو میں طلباء سے کہنا چاہتا ہوں ۔ وہ یہ ہے کہ آجکل ہمارے ملک میں آزادی کی رو چلی ہے ۔ اور یہ خیال کیا جاتا ہے کہ ہم آزاد ہیں ۔ اور ہمارے ذہن آزاد ہیں اس لئے ان پر کسی قسم کی پابندی نہیں ہونی چاہیئے ۔ مگر اس کے ساتھ ہی آزادی کا یہ غلط مفہوم بھی لیا جاتا ہے ۔ کہ والدین اور اساتذہ کے حکم کی خلاف ورزی کی جائے ۔ مگر فکر کا یہ انداز نہایت ہی نقصان دہ ہے اطاعت میں بہت فائدہ ہے ۔ اور میں نے خود والدین اور اساتذہ کی اطاعت کر کے بڑا فائدہ حاصل کیا ہے ۔ آپ کے والدین آپ کو اپنے پیٹ کاٹ کر یہاں بھیجتے ہیں تاکہ آپ اپنے اخلاق درست کریں ۔ اس لئے آپ کو اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ حاصل کرنا چاہیئے ۔

حصولِ علم کا آسان گر

سلسلہ کلام جاری رکھتے ہوئے محترم چوہدری صاحب موصوف نے طلباء کو صحیح طور پر علم حاصل کرنے کے ایک آسان گر کی طرف توجہ دلائی ۔ آپ نے فرمایا کہ طلباء کو چاہیئے ۔ کہ جس مضمون کو استاد سے کل پڑھنا ہو ۔ اس کو پہلے ہی گھر پر دیکھ لیں ۔ کیونکہ وہ اگر خود اس سبق کو دیکھ چکے ہوں گے ۔ تو نہایت آسانی کے ساتھ اس سبق کو یاد کر سکیں گے اور سبق کی طرف توجہ بھی قائم رہے گی ۔ اس طرح آہستہ آہستہ طالب علم کا جوہر کھلنا شروع ہو جائے گا ۔ اور وہ نہایت تیزی کے ساتھ آگے بڑھنا شروع کر دے گا ۔

توجہ مرکوز کرنے کی مشق

پھر اکثر اوقات طالب علم اس لئے صحیح طور پر اپنے سبق یاد نہیں کر سکتے ۔ کیونکہ پڑھائی کے وقت ان کے ذہنوں میں ایک کشمکش ہوتی ہے ۔ اور ذہن بجائے پڑھائی کی طرف متوجہ ہونے کے دوسری طرف چلا جاتا ہے ۔ تو اس کے لئے یہ ضروری ہے ۔ کہ ذہن کو صرف اپنے سبق کی طرف لگانے کے لئے پریکٹس کی جائے ۔ اور جب تک ایک حصہ سبق سمجھ میں نہ آ جائے آگے نہ پڑھنا چاہیئے اور اس طرح مستقل پریکٹس سے ایک دو ماہ کے بعد ہر بات کو توجہ سے سننے پڑھنے اور یاد کرنے کی عادت پڑ جائے گی ۔ جو تمام زندگی میں مفید ثابت ہوگی ۔

ہاتھ سے کام کرنے کی عادت

اس تسلسل میں آپ نے تعلیمی مشاغل کے علاوہ اساتذہ اور طلباء کی توجہ کو اس طرف مبذول کرایا

(باقی دیکھیں صفحہ ۸ پر)

تقریری مقابلہ

۲۸ دسمبر بروز جمعہ بعد نماز فجر مسجد مبارک میں خدام کے درمیان ایک تقریری مقابلہ ہوگا ۔ مقابلہ میں حصہ لینے والے خدام اپنے نام ۲۷ دسمبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں ۔ تقریر کے لئے عنوان مندرجہ ذیل ہوں گے ۔ اول اور دوم مقرر کی خدمت میں انعامات پیش کئے جائیں گے ۔

(۱) خلافت نبوت کا تتمہ ہے (۲) حضرت فضل عمر (۳) قوم فرد پر مقدم ہے ۔ (۴) خلافت کی بقا اور قیام قومی وحدت کی ضامن ہے ۔

(مہتمم تعلیم مرکزیہ)

ایڈیٹر:- روشن دین تنویر بی ۔ اے ۔ ایل ایل بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں طبع کرا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۰ دسمبر ۱۹۵۶ء

انہونی بات

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے عہد کا ایک مشہور واقعہ ہے۔ کہ جب ایک صحابی رضؓ نے جنگ کے دوران میں ایک ایسے شخص کو قتل کر دیا۔ جس نے اسلام کا اقرار کیا تھا۔ اور صحابی رضؓ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے اپنے اس فعل کا یہ عذر پیش کیا کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوا تھا۔ صرف موت سے بچنے کے لئے اس نے اسلام کا اقرار کیا تھا۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ کہ

"۔ کیا تو نے اس کا دل پھاڑ کر دیکھ لیا تھا۔"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ سادہ سا فقرہ اس عظیم الشان اصول کی بنیاد ہے۔ کہ ہر انسان کا سیاسی اور معاشرتی لحاظ سے وہی مذہب تسلیم کرنا چاہیئے۔ جو وہ اپنی زبان سے بیان کرتا ہے۔

یہ سادہ سا فقرہ اتنا واضح ہے۔ کہ اس میں ہندی کی چندی نکالنے کی قطعاً گنجائش نہیں رہتی۔ یہی اصول تھا۔ جس پر پہلے مسلمانوں نے عمل کر کے عربوں کو جو اسلام سے پہلے قبائل میں بٹے ہوئے تھے۔ ایک متحدہ عظیم قوم میں ڈھال دیا۔ ہر وہ شخص یا ہر وہ قبیلہ جس نے کلمہ شہادت پڑھ لیا۔ اس عظیم قوم کا حصہ بنتا چلا گیا۔ اور آخر اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ مسلمان تمام معلومہ دنیا پر مشرق سے لے کر مغرب اور شمال سے لے کر جنوب تک چھا گئے۔

کیا یہ اعجاز نہیں ہے۔ کہ خلافت راشدہ کے دوران میں ہی جس کی زندگی صرف بتیس سال رہی ہر طرف اسلام کا جھنڈا لہرانے لگا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اس عرصہ میں خود مسلمانوں میں اندرونی جھگڑے بھی پیدا ہوئے۔ جس نے اسلامی قومیت کو سخت نقصان پہنچایا۔ لیکن جب ہم قرونِ اولیٰ کی تاریخ پر نظر ڈالتے ہیں۔ تو باوجود اختلافات کے اس دور میں اسلام کا قافلہ آگے ہی آگے بڑھتا نظر آئے گا۔

مسلمانوں کو اس زمانہ میں یہ ترقی یونہی حاصل نہیں ہوئی تھی۔ اس کی بنیادی وجہ وہی سیاسی اتحاد تھا۔ جو باوجود عقائدی اختلافات کے جو شروع ہی سے پیدا ہو گئے تھے۔ مسلمانوں کی گھٹی میں پڑ گیا تھا۔ اقوام کی اقوام مسلمان ہوتی چلی جاتی تھیں۔ آج ہم اس زمانے کو دیکھتے ہیں۔ تو حیرت زدہ رہ جاتے ہیں۔ اور سمجھ نہیں سکتے۔ کہ اسلام اتنی جلدی تمام دنیا پر کس طرح مسلط ہو گیا۔ آج ہم اس لئے نہیں سمجھ سکتے۔ کہ ہماری ذہنیت بدل چکی ہے۔ قرونِ اولیٰ کے مسلمان ذرا ذرا سے رجحان پر دوسروں کو اپنانے کی کوشش کرتے تھے۔ اگر کسی قبیلہ یا قوم نے محض زمانہ سازی سے بھی بظاہر اسلام کا اقرار کیا۔ تو اس پر فوراً اعتماد کر لیا جاتا۔

فتح مکہ کے بعد بہت سے قبائل بظاہر مسلمان ہو گئے۔ اگرچہ وہ اسلام کا بالکل علم نہیں رکھتے تھے۔ انہیں سب نے مسلمان ہی سمجھا۔ اور مسلمانوں کا سا ہی سلوک ان کے ساتھ کیا گیا۔ اگرچہ بعد میں ان نئے مسلمانوں کی وجہ سے بعض تکلیفیں بھی ہوئیں۔ جیسا کہ جنگ حنین میں ہوا۔ یا حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کے عہدِ خلافت میں مانعین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیانِ نبوت کے فتنوں سے واضح ہے۔ لیکن آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نیک نیتی پر مبنی پالیسی کا نتیجہ بحیثیت مجموعی سیاسی نقطۂ نظر سے بھی مسلمانوں کی متحدہ قومیت کے حق میں ہی برآمد ہوا۔ اور مسلمان روز بروز طاقتور ہوتے چلے گئے۔

اسکی وجہ یہ ہے۔ کہ جب ایک قوم کی قوم بظاہر ہی سہی اسلام قبول کر لیتی تھی۔ تو چند اشرار کو چھوڑ کر بعد میں تمام قوم عام طور پر اسلامی رنگ میں رنگی جاتی تھی۔ اور انہی میں سے اکثر سچے دل سے اسلام کے پابند ہو جاتے تھے۔ اس طرح اسلام کو بحیثیت مجموعی ایک گونا تقویت پہنچتی رہتی تھی۔ اشرار خود بخود دبے رہتے تھے۔ اور اگر کسی وقت وہ شورش بپا کرنے کی کوشش کرتے بھی تھے۔ تو ان کے اپنے قبائل ہی ان کے خلاف ہو جاتے تھے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا یہ فرمانا کہ عقائد کا فیصلہ ظاہر پر ہی ہونا چاہیئے۔ اس طرح بھی ترقی اسلام کے لئے نہایت مبارک ثابت ہوا۔ کہ اکثر قبائل جنہوں نے یونہی ابن الوقتی کے طور پر بظاہر اسلام قبول کر لیا تھا۔ جب ان کا میل جول حقیقی مسلمانوں سے ہوا۔ تو ان پر اسلام کی حقانیت مشاہدہ اور تجربہ سے واضح ہو گئی۔ اور ان کی اکثریت واقعی طور پر پکا مسلمان بن گئی۔

یہ تو اس اصول کے خوشگوار نتائج ہیں۔ ویسے بھی سوچا جائے۔ تو عقائد کے بارے میں ظاہر پر ہی حکم لگایا جا سکتا ہے کیونکہ جیسا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قول سے واضح ہوتا ہے۔ کسی کے دل کا حال سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جان سکتا۔ اس لئے جو شخص زبان سے کہتا ہے۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ کوئی انسانی فتویٰ اس کو غیر مسلم قرار نہیں دے سکتا۔

اس لئے جو شخص بھی کہتا ہے۔ کہ "میں مسلمان ہوں" کوئی بڑی سے بڑی اسلامی حکومت اس کے وہ حقوق سلب نہیں کر سکتی۔ جو اسلام ایک مسلمان کو دیتا ہے۔ اور نہ وہ کوئی ایسا فیصلہ کر سکتی ہے۔ کہ جس سے اسے "نامسلمان" قرار دیا جائے۔ وجہ ظاہر ہے۔ کہ کوئی انسان دوسرے کے باطن پر حکم نہیں لگا سکتا۔ کیونکہ دوسرے کے باطن کا علم اس کو نہیں دیا گیا۔ اب جس چیز کا کوئی انسان علم ہی حاصل نہیں کر سکتا۔ جس کے بغیر ثبوت ناممکن ہو جاتا ہے۔ تو بلا ثبوت کے کوئی حکم لگانا کس طرح عدل و انصاف کے رو سے درست ہو سکتا ہے۔ اگر خدا نخواستہ کوئی عدالت یا کوئی حکومت ایسا حکم لگاتی ہے۔ تو یقیناً وہ اپنے حدود اختیارات سے تجاوز کرے گی۔ اور یقیناً وہ اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی نافرمانی کی مرتکب ہو گی۔

اب غور کرنا چاہیئے۔ کہ جس چیز کا کسی عدالت یا حکومت کو اختیار ہی حاصل نہیں۔ اس کا مطالبہ کرنا سوائے اس کے اور کیا کہلا سکتا ہے۔ کہ مطالبہ کرنے والے ایک انہونی بات کہہ رہے ہیں۔ اور دانستہ یا نادانستہ ملک و قوم میں انتشار پیدا کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔

آج مسلمان دنیا میں اس قدر بے وقار ہو کر رہ گیا ہے۔ جس قدر کہ قرونِ اولیٰ میں وہ باوقار ہو گیا تھا۔ آج اسلامی اقوام جس نکبت کو پہنچ چکی ہیں۔ کسی دردمند مسلمان سے مخفی نہیں ہے۔ آخر سوچنا چاہیئے۔ کہ اس کی کیا وجہ ہے۔ کیا وجہ ہے کہ قرونِ اولیٰ میں تو ایک مسلمان فرد یا قوم اتنا وقیع سمجھا جاتا تھا کہ جس طرف وہ رخ کرتا ہے۔ کامیابیاں اس کے پاؤں چومنے کو آگے بڑھتی تھیں۔ مگر آج یہ حالت ہے۔ کہ خود اپنے وطنوں میں بھی مسلمان کا کوئی وقار نہیں رہا۔ اس کی وجہ معلوم کرنے کے لئے ہمیں دور جانے کی ضرورت نہیں۔ اس کی بنیادی وجہ وہی ہے۔ جس کو سب ہی خواہانِ قوم اچھی طرح جانتے ہیں۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ مسلمانوں میں وہ سیاسی اتحاد نہیں رہا۔ جو قرونِ اولیٰ کے مسلمانوں میں موجود تھا۔

پھر غور کیجیئے کہ مسلمانوں میں اب کیوں وہ اتحاد نہیں رہا۔ جو اس وقت تھا۔ یقیناً اسکی یہی وجہ ہے۔ کہ آج ہم دوسری اقوام کو جو ذرا سا بھی اسلام کی طرف رجحان رکھتی ہوں۔ نہ صرف ان کو اپنانے کی کوشش نہیں کرتے۔ بلکہ الٹی کوشش یہ کرتے ہیں، کہ جو اپنے آپ کو زبان سے اور اعمال سے مسلمان کہتے ہیں ان کو بھی مسلم قوم سے باہر سمجھتے ہیں۔

الغرض پہلے مسلمانوں نے اس لئے ترقی کی۔ کہ وہ ذرا ذرا سے رجحان کو دیکھ کر اور اگر کوئی جھوٹوں بھی کہہ دیتا۔ کہ میں مسلمان ہوں۔ اس کو امت محمدیہ کا فرد بنا لیتے۔ اور اس طرح قوموں کی قومیں ان کے ساتھ شامل ہوتی گئیں۔ تا آنکہ مسلمان دنیا میں دولت فائقہ بن گئے لیکن آج مسلمانوں کا مسلمانوں کے ساتھ سلوک دیکھ کر دوسری اقوام بھی مسلمانوں کو نفرت سے دیکھتی ہیں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۵۶ء

مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر کو منعقد ہوگا

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ جس کی بنیادی اینٹ اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے رکھی ہے۔ انشاء اللہ تعالےٰ مورخہ ۲۶، ۲۷، ۲۸ دسمبر ۱۹۵۶ء بروز بدھ۔ جمعرات۔ جمعہ بمقام مرکز سلسلہ ربوہ منعقد ہوگا۔ احباب جماعت زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس مبارک اجتماع میں شریک ہو کر اس کی برکات سے مستفید ہوں۔

(نظارت اصلاح و ارشاد)

چوہدری محمد حسن صاحب چیمہ کی پریشان خیالیاں

از ملک عبدالرحمن صاحب خادم بی۔اے ایل ایل۔بی ایڈووکیٹ گجرات

قسط چہارم

مسیح اوّل اور مسیح ثانی

اس کے بعد چیمہ صاحب حضرت مسیح موعودؑ کی مسیح ناصری علیہ السلام سے مشابہت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

"پولوس نے مسیحیت کی تعلیم کو بگاڑ کر دنیا کے سامنے پیش کیا تھا۔ اسے بہت بڑی کامیابی حاصل ہوئی تھی۔ اس کے غلو نے ایک عاجز بندہ کو خدا بنایا تھا۔ اور مسیحیوں کا جم غفیر اسکے ساتھ ہو گیا تھا۔ اور صرف چند نفوس موحدین کی شکل میں باقی رہ گئے تھے۔ مسیح ثانی کی تعلیم کو بگاڑنے والا بھی ایک پولوس پیدا ہوا۔ اس نے بھی اپنے گرد مسیح کے نام لیواؤں کا ایک جتھہ قائم کیا اور اسے غلط راہ پر لے کر چل نکلا"

ان سطور کا اپنی طرف سے جواب عرض کرنے سے پہلے میں حضرت مسیح موعودؑ کا جواب چیمہ صاحب کی خدمت میں پیش کرتا ہوں۔ ملاحظہ فرمایئے

"مجھ سے پہلے ایک غریب انسان مریم کے بیٹے سے یہودیوں نے کیا کچھ نہ کیا۔ اور کس طرح اپنے گمان میں اس کو سولی دے دی۔ مگر خدا نے اس کو سولی کی موت سے بچایا۔ اور یا تو وہ زمانہ تھا کہ اسکو صرف ایک مکار اور کذاب خیال کیا جاتا تھا اور یا وہ وقت آیا کہ اس قدر اس کی عظمت دلوں میں پیدا ہو گئی کہ اب چالیس کروڑ انسان اسکو خدا کرکے مانتا ہے۔ اگرچہ ان لوگوں نے کفر کیا۔ اور ایک عاجز انسان کو خدا بنایا۔ مگر یہ یہودیوں کا جواب ہے کہ جس شخص کو وہ لوگ ایک جھوٹے کی طرح پیروں کے نیچے کچل دینا چاہتے تھے۔ وہی یسوع مریم کا بیٹا اس عظمت کو پہنچا کہ اب بیس کروڑ انسان اسکو سجدہ کرتے ہیں۔ اور بادشاہوں کی گردنیں اس کے نام کے آگے جھکتی ہیں۔ سو میں نے اگرچہ یہ دعا کی ہے کہ یسوع ابن مریم کی طرح شرک کی ترقی کا ذریعہ نہ ٹھہرایا جاؤں۔ اور میں یقین رکھتا ہوں کہ خدا تعالیٰ ایسا ہی کرے گا لیکن خدا تعالیٰ نے مجھے بار بار خبر دی ہے۔ کہ وہ مجھے بہت عظمت دے گا اور میری محبت دلوں میں بٹھائیگا اور میرے سلسلہ کو تمام زمین پر پھیلائے گا۔ اور سب فرقوں پر میرے فرقہ کو غالب کریگا۔ اور میرے فرقہ کے لوگ اس قدر علم اور معرفت میں کمال حاصل کریں گے کہ اپنی سچائی کے نور اور اپنے دلائل اور نشانوں کے رو سے سب کا منہ بند کر دیں گے۔ اور ہر ایک قوم اس چشمہ سے پانی پئے گی۔ اور یہ سلسلہ زور سے بڑھے گا... سو اے سننے والو! ان باتوں کو یاد رکھو اور پیش خبریوں کو اپنے صندوقوں میں محفوظ رکھ لو۔ کہ یہ خدا کا کلام ہے جو ایک دن پورا ہوگا۔" (تجلیات الٰہیہ صفحہ ۲۰-۲۱)

چیمہ صاحب! آپ تو مسیح ناصری اور مسیح محمدی کی باہمی مماثلت کی بناء پر مسیح محمدی کی جماعت میں پولوس کی تلاش میں تھے مگر خود حضرت مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ میری جماعت میں ایسا نہیں ہوگا اور ضرور تھا کہ ایسا نہ ہوتا۔ کیونکہ جس طرح موسےٰ اور مثیل موسےٰ اور عیسےٰ اور مثیل عیسےٰ کے مدارج میں فرق ہے۔ اسی طرح حضرت موسےٰ و عیسےٰ علیہما السلام کے صحابہ اور مثیل موسےٰ و مثیل عیسےٰ کے صحابہ میں بھی نمایاں فرق ہے۔ حضرت موسےٰ کے ماننے والوں نے حضرت موسےٰ کو فاذھب انت وربک فقاتلا انا ھھنا قاعدون کہا تھا کہ اے موسےٰ تو اور تیرا رب جا کر دشمنوں سے لڑتے پھرو۔ ہم تو یہاں بیٹھے ہیں مگر مثیل موسےٰ (حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم) کے صحابہ نے اس کے بالکل الٹ نہایت شاندار نمونہ دکھایا۔ اور کہا کہ ہم آپ کو ہرگز وہ بات نہیں کہیں گے۔ جو موسےٰ کے ماننے والوں نے کہی تھی۔ بلکہ ہم آپ کے آگے بھی لڑیں گے۔ آپ کے پیچھے بھی لڑیں گے۔ اور اگر آپ حکم دیں گے تو اپنے گھوڑے سمندر میں ڈال دیں گے۔ موسےٰ کے ماننے والوں نے لن نصبر علی طعام واحد کا نعرہ لگایا تھا۔ مگر مثیل موسےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے صحابہ نے اپنے پیٹوں پر پتھر باندھ کر خدا کی راہ میں جہاد کیا۔ موسےٰ کے ماننے والوں میں ایک سامری پیدا ہوا۔ مگر مثیل موسےٰ کے صحابہ میں کوئی سامری پیدا نہ ہوا۔ موسےٰ کے ماننے والوں نے موسےٰ کے حکم کی خلاف ورزی کرتے ہوئے ارض مقدسہ میں داخل ہونے سے انکار کر دیا۔ مگر مثیل موسےٰ کے صحابہ حضور کی معیت میں ارض مقدس مکہ معظمہ میں داخل ہو گئے۔ یہی فرق حضرت مسیح ناصری کے حواریوں اور حضرت مسیح محمدی کے صحابہ میں نظر آتا ہے۔ مسیح ناصری کے ایک حواری یہودا اسکریوطی نے حضرت مسیح کو تیس روپے لے کر پکڑوا دیا۔ پطرس نے آپ پر تین مرتبہ لعنت کی۔ اور باقی آپ کو چھوڑ کر بھاگ گئے۔ مگر مسیح محمدی کے صحابہ نے نہ صرف یہ کہ ہر مشکل سے مشکل موقعہ پر آپ کا ساتھ دیا۔ بلکہ سید عبداللطیف اور عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہما نے آپ کے لئے اپنی جانیں خدا کی راہ میں قربان کر دیں۔ اور اپنی جماعت کے اخلاص اور تقوےٰ کی جو تعریف حضور نے خود فرمائی ہے۔ وہ حقیقۃ الوحی کے حوالہ سے ہم گزشتہ قسط میں نقل کر چکے ہیں یہ فرق کیوں ہے؟ اس کا باعث حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فیض محمدی کو قرار دیتے ہوئے فرماتے ہیں

"مثیل موسےٰ موسےٰ سے بڑھ کر اور مثیل ابن مریم ابن مریم سے بڑھ کر۔"

حضرت موسےٰ علیہ السلام اپنی وفات تک ارض موعودہ میں داخل نہ ہوئے۔ مگر مثیل موسےٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم اپنی زندگی میں دس ہزار قدوسیوں کی معیت میں مکہ مکرمہ میں فاتحانہ شان سے داخل ہو گئے۔ حضرت مسیح ناصری کے مخالفین آپ کو سولی پر چڑھانے میں کامیاب ہو گئے لیکن مسیح محمدی کے مخالفین کے لئے یہ عارضی خوشی دیکھنا بھی مقدر نہ ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:-

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
اس سے بہتر غلام احمد ہے

پر مسیحا بن کے میں بھی دیکھتا روئے صلیب
گر نہ ہوتا نام احمد جس پہ میرا سب مدار

مسیح ناصری یا اس کی جماعت کو کسی مصلح موعود کا وعدہ نہیں دیا گیا۔ مگر مسیح محمدی اور اس کی جماعت کو مصلح موعود کا وعدہ دیا گیا۔

پس چیمہ صاحب! جس طرح مثیل موسےٰ کے صحابہ میں مثیل سامری کوئی نہیں اسی طرح مثیل مسیح کے صحابہ میں مثیل پولوس بھی کوئی نہیں۔ اور یہ فرق ضروری تھا۔ کیونکہ مسیح ناصری نے اپنی جماعت کے تتر بتر ہونے اور اپنے صحابہ کے بگڑنے کی پیشگوئی کی تھی۔ لیکن مسیح محمدی نے اس کے بالمقابل یہ پیشگوئی کی کہ اس کی جماعت تتر بتر نہیں ہوگی۔ اور نہ اس کے صحابہ کی اکثریت کبھی بگڑنے پائے گی۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعودؑ تحریر فرماتے ہیں:-

"میں سچ سچ کہتا ہوں کہ قرآن شریف کی آئندہ پیشگوئی کے مطابق وہ ذوالقرنین میں ہوں جس نے ہر قوم کی صدی کو پایا... اور وہ قوم جن کے لئے دیوار بنائی گئی۔ وہ میری جماعت ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ یہی ہیں جن کا دین دشمنوں کی دست برد سے بچے گا۔ ہر ایک بنیاد جو سست ہے۔ اس کو شرک اور دہریت کھا جائے گی۔ مگر اس جماعت کی بڑی عمر ہوگی۔ اور شیطان ان پر غالب نہیں آئے گا۔ اور شیطانی گروہ ان پر غلبہ نہیں کرے گا۔ ان کی حجت تلوار سے زیادہ تیز اور نیزہ سے زیادہ اندر گھسنے والی ہوگی۔ اور وہ قیامت تک ہر ایک مذہب پر غالب آتے رہیں گے۔"

(ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۱۴۵)

(ب) "خدا وہی ہے جو میرے پر اپنی پاک وحی نازل کرتا ہے اور غیب کے اسرار سے مجھے اطلاع دیتا ہے اسکے سوا کوئی خدا نہیں

اور ضروری ہے۔ کہ وہ اس سلسلہ کو چلاوے اور بڑھاوے اور ترقی دے جب تک کہ وہ پاک اور پلید میں فرق کر کے دکھلا دے (ایضاً صفحہ ۱۴۸)

(ج) "خدا چاہتا ہے کہ اپنے بندے کی جس کو اس نے بھیجا ہے روشن دلائل اور نشانوں کے ساتھ سچائی ظاہر کرے۔ اور یہ لوگ چاہتے ہیں۔ کہ وہ تباہ ہو۔ اس کا انجام بد ہو۔ اور ان کی آنکھوں کے سامنے ہلاک ہو اور اس کی جماعت متفرق اور نابود ہو تب یہ لوگ ہنسیں اور خوش ہوں اور ان کو تمسخر سے دیکھیں جو اس سلسلہ کی حمایت میں تھے۔ اور اپنے دل کو کہیں، کہ تجھے مبارک ہو۔ کہ آج تو نے اپنے دشمن کو ہلاک ہوتے دیکھا۔ اس کی جماعت کو تتر بتر ہوتے مشاہدہ کر لیا۔ مگر کیا ان کی مرادیں پوری ہو جائیں گی؟ اور کیا ایسا خوشی کا دن ان پر آئے گا؟ اس کا یہی جواب ہے۔ کہ اگر ان کے امثال پر آیا تھا۔ تو ان پر بھی آئے گا . . . . . . منکر تو دنیا میں ہوتے ہیں۔ پر بڑا بدبخت وہ منکر ہے۔ جو مرنے سے پہلے معلوم نہ کر سکے۔ کہ میں جھوٹا ہوں۔ پس کیا خدا پہلے منکروں کے وقت میں قادر تھا۔ اور اب نہیں؟ نعوذ باللہ ہرگز ایسا نہیں۔ بلکہ ہر ایک جو زندہ رہے گا۔ وہ دیکھ لے گا۔ کہ آخر خدا غالب ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اسکو قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اُسے قبول کرے گا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کرے گا۔ وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں اور ان سب چیزوں کو جو ان میں ہیں تھامے ہوئے ہے۔ وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے؟"

(اربعین نمبر ۳ صفحہ ۵۳)

(د) "مجھے اس خدائے کریم و عزیز کی قسم ہے جو جھوٹ کا دشمن اور مفتری کو نیست و نابود کرنے والا ہے۔ کہ میں اس کی طرف سے ہوں۔ اور اس کے بھیجنے سے عین وقت پر آیا ہوں۔ اور اس کے حکم سے کھڑا ہوا ہوں۔ اور وہ ہر قدم میں میرے ساتھ ہے۔ اور وہ مجھے ضائع نہیں کرے گا۔ اور نہ میری جماعت کو تباہی میں ڈالے گا۔ جب تک وہ اس تمام کام کو پورا نہ کرے۔ جس کا اس نے ارادہ فرمایا ہے"

(اربعین نمبر ۲ صفحہ ۶)

غرضیکہ شیطانی حملوں سے بچاؤ کے لئے مسیح محمدی کی جماعت کے بچاؤ اور حفاظت کے لئے اللہ تعالےٰ نے ایک مضبوط دیوار تیار کی ہے۔ لیکن مسیح ناصری کی جماعت کے لئے وہ دیوار تیار نہیں کی گئی تھی۔ اور اللہ تعالےٰ کا مسیح محمدی کے ساتھ وعدہ ہے۔ کہ وہ اس کی جماعت کی خود حفاظت کرے گا۔ مگر مسیح ناصری کے ساتھ نہ صرف یہ کہ ایسا کوئی وعدہ نہ تھا بلکہ اس کی جماعت کے بگڑنے اور تتر بتر ہونے کی پیشگوئی کی گئی تھی۔

چیمہ صاحب! کیا میں آپ کو بتاؤں کہ اس دیوار سے جو مسیح محمدی کی جماعت کی حفاظت کے لئے مقدر تھی۔ کیا مراد ہے؟ تو سنئے وہ "مصلح موعود" کا مبارک وجود ہے۔ جس نے ایسے نازک وقت میں جبکہ مسیح محمدی کی جماعت میں چند ایسے وجودوں نے جو بظاہر "بڑے" تھے۔ فتنہ کھڑا کر کے خلافت احمدیہ جیسی عظیم الشان نعمت سے جماعت کو محروم کرنے کی سازش کی۔ تو خدا کی رحمت و غیوری نے اس مبارک وجود کو اپنے کلمۂ تمجید سے کھڑا کر دیا۔ اس کا آنا "بہت مبارک اور جلال الہیٰ کے ظہور کا موجب" ہوا۔ اس کی بروقت رہنمائی نے جماعت کے بکھرتے ہوئے شیرازہ کو تھام لیا۔ اور اللہ تعالےٰ کی غیرت اور جلال کے اس ظہور کے نتیجہ میں فتنہ پرداز عنصر کو جماعت سے علیحدہ ہونا پڑا۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کہ "کئی چھوٹے ہیں جو بڑے کئے جائیں گے۔ اور کئی بڑے ہیں جو چھوٹے کئے جائیں گے۔ پس مقام خوف ہے"

(براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۹۲)

"سب سے خطرناک فتنہ"

اس خودساختہ مماثلت کے بعد چیمہ صاحب ہماری جماعت کو "سب سے خطرناک فتنہ" قرار دیتے ہیں۔ ہمیں اس فقرہ پر کوئی افسوس نہیں۔ کیونکہ احرار کے نزدیک موجودہ دور کا سب سے خطرناک فتنہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی جماعت ہے۔ اور چیمہ صاحب کے نزدیک اس دور کا سب سے خطرناک فتنہ حضرت مصلح موعود اور آپ کی جماعت ہے۔ ہمارے نزدیک ایسا کہنے والے اس وجہ سے قابل معافی ہیں۔ کہ درحقیقت حضرت مسیح موعودؑ اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ہر دو کا وجود جملہ غیر اسلامی اور لادینی تحریکات کے لئے پیغام موت ہے۔ اسلئے اسلام دشمن عناصر کا فرض ہے کہ وہ ان دونوں مبارک وجودوں کو اپنا خطرناک دشمن سمجھتے ہوئے۔ ان کے مقابلہ میں نبرد آزما ہوں۔

"یہودیت کے جراثیم"

چیمہ صاحب اس عنوان کے ماتحت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی نسبت لکھتے ہیں:۔

(ا) "اسکو فخر ہے۔ کہ وہ حضرت مرزا صاحب کا جسمانی بیٹا ہے۔ اسلئے اس کا مطالبہ ہے کہ وہ جو کچھ کہے اسے صحیح تسلیم کر لیا جائے"۔

چیمہ صاحب کے نزدیک یہ یہودیوں کے اس قول کے مطابق ہے کہ "نحن ابناء اللّٰہ و احباؤہ" کہ ہم خدا کے بیٹے اور اسکے پیارے ہیں۔ اور بقول چیمہ صاحب!! یہ صریح یہودیت کی تقلید ہے"

چیمہ صاحب نے اس عنوان کے ماتحت مفتریات اور کذبات کا ایک انبار لگا دیا ہے۔ اور ایسا کرتے ہوئے ان کو ذرا بھی جھجک یا شرم محسوس نہیں ہوئی۔ اگر ان کو کچھ بھی خدا کا خوف ہے۔ تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی تحریرات میں سے ایک فقرہ ہی ایسا نکال کر دکھائیں۔ جس کا مفہوم یہ ہو کہ چونکہ میں حضرت مسیح موعود کا جسمانی بیٹا ہوں اسلئے میں جو کچھ کہوں اسے صحیح تسلیم کیا جائے چیمہ صاحب! یاد رکھیں کہ آپ قیامت تک اپنے اس افتراء کو سچا ثابت نہیں کر سکتے۔

(ب) اسی طرح آپ نے لکھا ہے۔ کہ "اس کی خوابوں کے سامنے قرآنی آیات کی پرواہ نہ کی جائے"

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی پر یہ آپ کا دوسرا افتراء ہے۔ اگر آپ کو ایک ذرہ بھی احساس ذمہ داری ہے تو آپ اپنے اس صریح جھوٹ کو سچا ثابت کر کے دکھائیں۔ ہمارا جواب سوائے

لعنۃ اللّٰہ علی الکاذبین

کے اور کچھ نہیں ہو سکتا۔

(ج) اسی طرح اس عنوان کے ماتحت آپ نے ازراہ افتراء خود ساختہ عقائد حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طرف منسوب کئے ہیں۔ اور آپ کو اس بات کا کچھ بھی احساس نہیں ہوا کہ آپ ایک مذہبی جماعت سے تعلق رکھتے ہیں۔ اتنی صاف اور صریح غلط بیانی آپ کو کیونکر زیب دیتی ہے۔

(۱) "اس کی غلط تعلیمات پر تنقید نہ کی جائے"

(۲) "اس کے الہامات کو وہ مقام دیا جائے جو وحی نبوت کا مقام ہے"۔

(۳) "جو اس کی بیعت میں شامل نہیں وہ احمدی نہیں"۔

ایک عنوان کے ماتحت یہ آپ کی پانچ غلط بیانیاں ہیں۔ جن کا بار ثبوت آپ کے ذمہ ہے اگر آپ ان میں سے ایک بھی درست ثابت نہ کر سکیں۔ اور آپ ثابت کر بھی کس طرح سکتے ہیں۔ جبکہ یہ سب باتیں سرے سے بے بنیاد اور غلط ہیں۔ نہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی یہ تعلیم ہے۔ اور نہ جماعت احمدیہ کا کوئی ایسا عقیدہ ہے۔ تو پھر چیمہ صاحب آپ ہی بتائیں کہ "یہودیت کے جراثیم" جو ان فقرات کے ذریعہ آپ ہماری جماعت میں تلاش کر رہے تھے۔ خود آپ کے اپنے وجود سے ہی نکل آئے یا نہیں؟ کیونکہ یہودیت کا ایک بڑا طرۂ امتیاز جو قرآن مجید نے بیان کیا ہے۔ وہ بہتان طرازی ہے۔

پھر یہود کے ساتھ آپ کی جماعت کو بھی کئی باتوں میں مماثلت ہے۔ مثلاً یہودی حضرت مسیح ناصری کی نبوت کے منکر ہیں۔ اور آپ مسیح ثانی کی نبوت کا انکار کرتے ہیں۔

(ب) یہودی مسیح ناصری کی بے باپ ولادت کا انکار کرتے ہیں۔ اور آپ بھی اس کے منکر ہیں

(ج) یہودی بھی اپنے مسلمہ بزرگوں کی اطاعت کا دم بھرنے کے باوجود ان کی مخالفت کرتے چلے آئے ہیں۔ یہی شیوہ آپ کی جماعت کا ہے۔ بلکہ خود آپ نے اپنے مضمون مطبوعہ پیغام صلح ۲۸ نومبر ۱۹۵۶ء میں فخریہ طور پر یہ تسلیم کیا ہے کہ ہم نے حضرت خلیفہ اول کو خلیفہ برحق تسلیم کر کے ان کی بیعت کی تھی۔ لیکن بیعت کے باوجود ہم ان کی مخالفت بھی کرتے رہے۔

(د) یہودی بھی ضربت علیہم الذلۃ والمسکنۃ کے مصداق تھے اور ۱۹۱۴ء سے لے کر اب تک آپ کی جماعت کا بھی یہی حال ہے۔

"مسیحت کے جراثیم"

اس عنوان کے ماتحت چیمہ صاحب کی افتراء پردازی کی رفتار تیز تر ہو گئی۔ لکھتے ہیں:۔

"پولوس نے سہل انگار انسانوں کو مسیح کے دائرہ میں لانے کے لئے یہ عقیدہ تراشا کہ عقیدتمندان مسیح کو عمل کی کچھ ضرورت نہیں۔ وہ کفارہ پر ایمان لے آئیں۔ ان کی نجات ہو گی۔ بالکل یہی صورت میاں محمود نے قائم کر دی۔ میاں محمود احمد کو مصلح موعود مان لو۔ اسکے متعلق حضرت صاحب کی کی ہوئی دعاؤں کو اس امر کا ضامن سمجھ لو کہ مرزا محمود جو کچھ کہے۔ وہ بالکل صحیح ہے . . . . . . یہ پولوسی تعلیم لوگوں کو عمل سے بے پرواہ کر دیتی ہے"۔

چیمہ صاحب! میں آپ کو ایک مرتبہ پھر خدا کا خوف دلاتا ہوں۔ اور مطالبہ کرتا ہوں کہ آپ احمدیہ لٹریچر میں سے ایک حوالہ ہی ایسا دکھا دیں۔ جس میں یہ لکھا ہو۔ کہ حضرت خلیفۂ ثانی ایدہ اللہ کو مصلح موعود مان لینے والوں کو عمل کی ضرورت نہیں۔ صرف عقیدہ ہی کافی ہے۔؟ میں کامل یقین اور وثوق سے کہتا ہوں کہ آپ ہرگز اس مطالبہ

کو پورا نہیں کر سکیں گے۔ باقی رہا یہ امر کہ چونکہ ہم سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود یقین کرتے ہیں۔ اس لئے ہم حضور کے عقائد کو قرآن مجید اور حدیث کے مطابق درست تسلیم کرتے ہیں۔ تو اس میں قابل اعتراض امر کیا ہے؟

چیمہ صاحب! آپ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق تسلیم کریں یا نہ کریں یہ اور بات ہے، لیکن آپ اور آپ کی جماعت یہ تو مانتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پیشگوئی مندرجہ ۲۰ رفروری ۱۸۸۶ء کے مطابق ایک مصلح موعود ضرور پیدا ہوگا۔ جو "حسن و احسان" میں مسیح موعودؑ کا نظیر ہوگا۔ اور جو مندرجہ ذیل الہام الٰہی کا مصداق ہوگا:۔

"وہ دنیا میں آئے گا۔ اور اپنے مسیحی نفس اور روح الحق کی برکت سے بہتوں کو بیماریوں سے صاف کرے گا۔ وہ کلمۃ اللہ ہے۔ کیونکہ خدا کی رحمت و غیوری نے اسے اپنے کلمۂ تمجید سے بھیجا ہے۔ وہ سخت ذہین و فہیم ہوگا۔ اور دل کا حلیم اور علوم ظاہری و باطنی سے پر کیا جائے گا۔" "جس کا نزول بہت مبارک اور جلال الٰہی کے ظہور کا موجب ہوگا۔ نور آتا ہے نور جس کو خدا نے اپنی رضامندی کے عطر سے ممسوح کیا۔ ہم اس میں اپنی روح ڈالیں گے۔ اور خدا کا سایہ اس کے سر پر ہوگا۔ وہ جلد جلد بڑھے گا۔ اور اسیروں کی رستگاری کا موجب ہوگا۔ اور زمین کے کناروں تک شہرت پائیگا۔ اور قومیں اس سے برکت پائیں گی۔ تب اپنے نفسی نقطہ آسمان کی طرف اٹھایا جائے گا۔"

چیمہ صاحب! جو شخص اس پیشگوئی کا آپکے نزدیک مصداق ہوگا۔ کیا اس کے عقائد قرآن مجید۔ حدیث اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخالف ہو سکتے ہیں؟ اور جب وہ آئے گا۔ تو کیا آپ اس کی اتباع اور پیروی کریں گے یا نہیں؟ اگر اس کا جواب اثبات میں ہے۔ تو پھر ہم پر (جو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو مصلح موعود یقین کرتے ہیں) حضور کی اطاعت اور فرمانبرداری کرنے پر کیا اعتراض ہے؟ اصل بحث تو یہ ہے۔ کہ آیا حضور مصلح موعود کے مصداق ہیں یا نہیں؟

لیکن چیمہ صاحب! آپ کے پاس اس سوال کا کیا جواب ہے۔ کہ باوجود اس کے کہ لاہوری جماعت مولوی محمد علی صاحب کو مصلح موعود نہیں مانتی۔ پھر بھی ابتداء سے مولوی محمد علی صاحب کی اندھا دھند تقلید کرتی چلی آئی ہے۔ اگر مولوی صاحب نے یہ لکھا۔ کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت بے باپ ثابت نہیں۔ بلکہ نعوذ باللہ باباپ تھی۔ تو چھوٹے چھوٹے سے بڑے پیغامی نے آمنّا و صدّقنا کا نعرہ بلند کر دیا۔ نہ قرآن مجید کی صریح آیات کی پرواہ کی۔ نہ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کے صریح ارشادات کا کچھ پاس کیا۔ پھر جب مولوی صاحب نے کہا۔ کہ "نبی" کے معنے "غیر نبی" اور "رسول" کے معنی "غیر رسول" ہیں۔ تو سب نے کہا۔ کہ سبحان اللہ کیا عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے! اگرچہ اس سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے فرمان اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے الہامات اور تحریرات کی صریح مخالفت لازم آتی ہے۔ کیا ۱۹۱۴ء سے کر اب تک آپ ایک بھی مثال اس امر کی پیش کر سکتے ہیں کہ آپ کی جماعت نے مولوی محمد علی صاحب کے بیان کردہ کسی عقیدہ کی مخالفت کی ہو؟

چیمہ صاحب! اگر اپنے امام کی اطاعت اور تقلید "مسیحیت کے جراثیم" کی علامت ہے۔ تو یہ جراثیم آپکے اپنے اندر موجود ہیں۔ ہماری جماعت میں ان کی تلاش کی آپ کو ضرورت نہیں۔

"اشتراکیت کے جراثیم"

اس عنوان کے ماتحت بھی چیمہ صاحب نے سوائے "ژولیدہ بیانی" کے اور کچھ نہیں کیا۔ لکھتے ہیں۔ کہ یہ عقیدہ کہ "خلیفہ کو اللہ تعالیٰ مقرر کرتا ہے اور آپ کوئی معزول نہیں کر سکتا"۔ اشتراکیت نہیں تو اور کیا ہے؟

چیمہ صاحب! اگر یہ عقیدہ رکھنا اشتراکیت کے مترادف ہے۔ تو پھر آپ اشتراکیت کے جراثیم جماعت احمدیہ میں تلاش کرنے کی بجائے سب سے پہلے نعوذ باللہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ اور سب سے آخر میں حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ میں تلاش فرمایئے۔ جنہوں نے اس عقیدہ کو بڑے زور سے علی الاعلان پیش کیا۔ اور کہا کہ ہمیں خدا نے خلیفہ بنایا ہے اور ہمیں کوئی معزول نہیں کر سکتا۔ حوالجات کے لئے ملاحظہ ہو (الفضل مورخہ ۵ و ۶ دسمبر ۱۹۵۶ء)

"مودودیت کے جراثیم"

اس عنوان کے ماتحت چیمہ صاحب لکھتے ہیں۔ "مودودی صاحب بھی قرآن و حدیث کی من مانی تاویلیں کرتے ہیں۔ اسی طرح میاں محمود کو بھی اس بارہ میں کسی اصول کی پرواہ نہیں۔ مودودی مزاج شناس رسول بن کر جس حدیث کو چاہے۔ باطل کر دے۔ اور جس کو چاہے صحیح قرار دے۔ اسی طرح میاں محمود بھی اپنی پسند کے مطابق قرآن و حدیث دونوں سے کام لیتا ہے" اس کے جواب میں بھی ہم لعنة الله على الكاذبين کہتے ہیں۔ چیمہ صاحب کا یہ ادعا بھی سرتا پا کذب اور افتراء ہے۔ اگر چیمہ صاحب میں ہمت ہے۔ تو وہ اپنے اس دعویٰ کو دلائل اور شواہد سے ثابت کریں۔ محض ایک سرسری دعویٰ کر کے زبان طعن دراز کرنا نیک لوگوں کا شیوہ نہیں۔ پھر چیمہ صاحب نے یہ لکھا ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کو "سرمایہ داروں" کی حمایت حاصل ہے۔ یہ بھی صریح غلط بیانی ہے۔ ہماری ساری جماعت میں ایک بھی سرمایہ دار نہیں۔ حالانکہ خدا کے فضل سے ہماری جماعت کی تعداد ان کی جماعت کے مقابلہ میں ہزار گنا زیادہ ہے۔ لیکن انکی مختصر سی جماعت میں کئی سرمایہ دار ہیں۔ کیا میاں محمد صاحب آف لائل پور اور میاں شیخ نصیر احمد صاحب آف لائل پور بہت بڑے سرمایہ دار نہیں؟ پس اگر سرمایہ داروں کی حمایت حاصل ہونا "مودودیت کے جراثیم" کی علامت ہے، تو چیمہ صاحب! یہ علامت بھی آپ ہی کی جماعت میں پائی جاتی ہے، نہ کہ ہماری جماعت میں۔

اخلاق کی پستی

ہم نے گذشتہ عنوانات کے ماتحت چیمہ صاحب کی جن کذب بیانیوں کی فہرست دی ہے۔ وہ چیمہ صاحب کی (اور اگر چیمہ صاحب کے طرز استدلال کو اختیار کیا جائے۔ تو ان کے ساتھ ہی اس جماعت کی بھی جس کے ساتھ چیمہ صاحب کا تعلق ہے) انتہائی اخلاقی پستی کو ثابت کرنے کے لئے کافی ہیں لیکن تعجب ہے، کہ وہ شخص جو مذہب کے نام پر مضمون لکھتے ہوئے ایک جماعت کے محبوب ترین امام کو گالیاں دینے اور اس پر سراسر بے بنیاد اتہامات لگانے میں کوئی جھجک محسوس نہیں کرتا، یکدم اخلاق کا علمبردار بن کر لکھتا ہے:۔

"یہ اخلاق کی بہت ہی پست سطح ہے، جس پر ہم میاں محمود کو دیکھ رہے ہیں" اور اس کی دلیل یہ دیتا ہے کہ "الفضل اخبار خلیفہ صاحب کا سرکاری آرگن ہے۔ اس میں ان کے اپنے احکام خطبے اور خطوط شائع ہوتے ہیں۔ اس اخبار نے اپنے شمارہ ۱۲ر ستمبر میں ...... ہمارے امریکی مشنری میاں بشیر احمد صاحب منٹو کے خلاف زہر چکانی کی ہے" یعنی ایک خبر کا ایسا عنوان دیا ہے، جو قابل اعتراض ہے۔

چیمہ صاحب کا یہ طریق استدلال کس قدر شرمناک ہے۔ کہ وہ پستی، اخلاق کا الزام تو سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر لگاتے ہیں۔ لیکن اس کا ثبوت یہ دیتے ہیں، کہ ایڈیٹر الفضل نے ایک پیغامی مبلغ کے بارے میں ایک خبر نقل کرتے ہوئے اس خبر کا عنوان ایسا دیا ہے۔ جو قابل اعتراض ہے۔ کیا دنیا کا کوئی انصاف پسند اور صاحب ہوش انسان اس دلیل کو معقول قرار دے سکتا ہے؟ کیا احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کے سارے ممبروں میں ایک بھی رجل رشید نہیں۔ جو چیمہ صاحب کے اس صریح ظلم کے خلاف آواز بلند کرے؟ چیمہ صاحب نے اگلی سطروں میں یہ لکھ کر کہ "جماعت ربوہ کے مقامی مقتدر رہنما کی توجہ جب اس عنوان کی طرف مبذول کرائی گئی۔ تو انہوں نے نہایت دردمندانہ لہجہ میں کہا۔ کہ اس خبر میں غریب منٹو کا مجھے کوئی قصور نظر نہیں آتا۔ نہ معلوم الفضل کے ایڈیٹر کو ایسا عنوان جمانے پر کس چیز نے اکسایا؟ جب جماعتیں اخلاق کی اس گراوٹ پر پہنچ جائیں۔ تو ان کے خاتمے کا وقت قریب آجاتا ہے۔" چیمہ صاحب نے اپنے جرم کو اور بھی نمایاں کر لیا ہے۔ کیونکہ واقعہ یہ تھا، کہ ایڈیٹر صاحب الفضل نے پیغامی مبلغ منٹو کے متعلق ایک اخباری خبر الفضل میں نقل کی۔ جس کا خلاصہ یہ تھا۔ کہ منٹو صاحب نے ایک نکاح پڑھایا، اور نکاح کی اس مجلس میں مہمانوں نے شراب پی۔ یا مغربی فیشن کے مطابق رنگ رلیاں منائیں۔ ایڈیٹر صاحب الفضل نے اس خبر کو مندرجہ ذیل عنوان سے شائع کیا۔ "سان فرانسسکو کے پیغامی مشن کا تبلیغی کارنامہ" ظاہر ہے کہ خبر کا شائع کرنا یا اس پر عنوان جمانا خالصتہً ایڈیٹر صاحب الفضل کا کام ہے۔ اس میں جماعت احمدیہ یا اس کے امام کا براہ راست یا بالواسطہ کوئی بھی دخل نہیں۔ اور پھر چیمہ صاحب خود تسلیم کرتے ہیں۔ کہ "جماعت ربوہ کے مقامی مقتدر رہنما کی توجہ جب اس عنوان کی طرف مبذول کرائی گئی۔" تو انہوں نے ایڈیٹر صاحب الفضل کے اس فعل کی تائید نہیں کی۔ اور اس عنوان کو پسند نہیں کیا، تو اس سے چیمہ صاحب پر یہ ثابت ہو گیا، کہ اس خبر کا عنوان ایسا نہیں، جس کی ذمہ داری ساری جماعت کی طرف منسوب کی جا سکے۔ لیکن اس کے باوجود چیمہ صاحب لکھتے ہیں۔

"الفضل نے ایسا عنوان قائم کیا۔ جو احمدیت کے بدترین دشمن کے خیال میں بھی نہیں آ سکتا تھا۔ اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ خلیفہ کے اخلاق کا کس طرح دیوالہ نکل چکا ہے۔ اور مزید نکل رہا ہے۔"

ایک ایسے فعل کے لئے جس کا براہ راست یا بالواسطہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ساتھ کوئی تعلق نہیں اور جس کے لئے حضور کسی رنگ میں بھی کسی ضابطہ عقل و اخلاق کے رو سے ذمہ دار نہیں۔ چیمہ صاحب کا انتہائی بیباکی سے حضور کو گالیاں دینا پستی اخلاق کا ایک شرمناک مظاہرہ ہے۔ کیونکہ یہ مظاہرہ کرنے والا شخص ایک پڑھا لکھا اور بظاہر معقول آدمی ہے۔ قانون دان ہے۔ حافظ قرآن ہے، اور قرآن مجید کی اس آیت سے ناواقف نہیں۔ کہ "لاتزر وازرة وزر اخرىٰ۔ کہ کوئی شخص کسی دوسرے کے فعل کے لئے ذمہ دار نہیں گردانا جا سکتا۔ پس یہ الزام لگانے والا خوب اچھی طرح سے جانتا ہے۔ کہ محض اس وجہ سے کہ اخبار الفضل میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے احکام خطبے اور خطوط شائع ہوتے ہیں (باقی صفحہ ۸ پر)

تازہ فہرست چندہ امداد درویشاں وغیرہ

(از مؤرخہ ۱۴/۱۱/۵۶ تا مؤرخہ ۴/۱۲/۵۶)

(از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔اے)

ذیل میں ان رقوم کی فہرست درج کی جاتی ہے جو سابقہ اعلان کے بعد مد امداد درویشاں اور صدقہ عام وغیرہ کی مد میں مختلف بہنوں اور بھائیوں کی طرف سے دفتر ہذا میں موصول ہوئی ہیں اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے اور دین و دنیا میں حافظ و ناصر ہو فقط والسلام

خاکسار مرزا بشیر احمد ناظر حفاظت مرکز ربوہ ۵/۱۲/۵۶

(۱) خواجہ محمد امین صاحب سمبڑیال ضلع سیالکوٹ (برائے صدقہ بکرا قادیان) ۲۰-۰-۰

(۲) میجر سید ممتاز احمد صاحب ایشا در کینٹ " ۲۵-۰-۰

(۳) شہاب الدین صاحب ۳۰/۱۱-L منٹگمری (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۳-۰-۰

(۴) والدہ وہمشیرہ صاحبہ چوہدری نذیر احمد صاحب رائے ونڈ لاہور (امداد درویشاں) ۵-۰-۰

(۵) سلطان احمد صاحب مجاہد چک چھٹہ گوجرانوالہ " ۱-۰-۰

(۶) حکیم عبدالعزیز صاحب " " " ۱-۰-۰

(۷) سیدہ رشیدہ بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری علی محمد صاحب بی۔اے۔بی ٹی ربوہ " ۲-۰-۰

(۸) بشیر خاتون صاحبہ بنت رحمت علی صاحب مسلم راولپنڈی بذریعہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا " ۵-۰-۰

(۹) رشیدہ خاتون صاحبہ بنت ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب سرگودھا " ۲-۰-۰

(۱۰) محمد حمید احمد صاحب معرفت ریڈیو ایکٹرک ہاؤس کراچی بواسطہ لطیف خالد صاحب کراچی " ۱-۰-۰

(۱۱) چوہدری غلام قادر صاحب بشیر آباد اسٹیٹ " ۱۰-۰-۰

(۱۲) مرزا صادق علی صاحب پسر مرزا صالح علی صاحب بشیر آباد اسٹیٹ " ۵-۰-۰

(۱۳) مولوی عبدالکریم صاحب ہزاروی بشیر آباد (صدقہ) ۱-۰-۰

(۱۴) اہلیہ صاحبہ " " " ۳-۰-۰

(۱۵) والدہ صاحبہ " " ۲-۰-۰

(۱۶) فیض الحق خانصاحب کوئٹہ " ۵-۰-۰

(۱۷) حکیم سید پیر احمد شاہ صاحب ہوشیاری سیالکوٹ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۵-۰-۰

(۱۸) بیگم سید ارتضیٰ علی صاحب کراچی (چندہ مسجد ہالینڈ جو خزانہ میں جمع کرایا گیا) ۱۵۰-۰-۰

(۱۹) " (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۲۰) مولوی عبدالمنان صاحب پسر حضرت مولوی محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم جبہ (صدقہ) ۵-۰-۰

(۲۱) چوہدری سلطان احمد صاحب شریف آباد اسٹیٹ (امداد درویشاں) ۱-۴-۰

(۲۲) مرزا محمد امین صاحب بذریعہ محمد اسمٰعیل صاحب پٹرول ڈیلر جمن (صدقہ) ۳۰-۰-۰

(۲۳) غلام احمد صاحب سوداگر چرم نذیر آباد (صدقہ برادر خود اکبر علی صاحب) ۲۵-۰-۰

(۲۴) اے کے فضل صاحب پروپرائٹر فضل ریڈیو ہال روڈ لاہور (چندہ نشر و اشاعت قادیان) ۲۵-۰-۰

(۲۵) " " " (چندہ اخبار بدر قادیان) ۶-۰-۰

(۲۶) امۃ الغنی صاحبہ دختر بابو عبدالغنی صاحب افغانوی مرحوم ربوہ (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۲۷) اہلیہ صاحبہ صوفی عبدالقدیر صاحب سنوری حال لاہور (شکرانہ شادی پسر خود) ۱۰-۰-۰

(۲۸) چوہدری الطاف حسین صاحب بی۔اے آڈیٹر ڈائریکٹر آڈٹ اینڈ اکونٹس لاہور (برائے صدقہ بکرا قادیان) ۲۵-۰-۰

(۲۹) چوہدری سلطان احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ظفر آباد اسٹیٹ (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۳۰) امۃ الحبیب نسرت صاحبہ بہلولپور ضلع سیالکوٹ " ۲-۰-۰

(۳۱) سیٹھ محمد صدیق صاحب تاجر کلکتہ حال چنیوٹ (صدقہ عام بموقعہ شادی منیر احمد پسر خود) ۱۰۰-۰-۰

(۳۲) فاطمہ بانو صاحبہ والدہ عبدالرشید صاحب میاں چنوں بذریعہ قاضی محمد عبداللہ صاحب ربوہ (امداد درویشاں) ۲-۰-۰

(۳۳) نواب زادہ میاں عبداللہ خانصاحب ماڈل ٹاؤن لاہور " ۲۵-۰-۰

(۳۴) شیخ مسعود الرحمٰن صاحب راولپنڈی حال نارنگ ضلع شیخوپورہ " ۵-۰-۰

(۳۵) اہلیہ صاحبہ ماسٹر خدا بخش صاحب آڑھتی غلہ منڈی سرگودھا بذریعہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب " ۵-۰-۰

تقرر عہدیداران جماعتہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران کی منظوری تا ۳۰ اپریل ۱۹۵۹ء دی جاتی ہے احباب نوٹ فرمالیں۔ (ناظر اعلیٰ)

نام	عہدہ	جماعت
(۱) منشی قدرت اللہ صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	چک ۳۸ جنوبی ضلع سرگودھا
(۲) چوہدری شیر محمد صاحب	" امور عامہ	" "
(۱) ڈاکٹر اعظم علی صاحب	سیکرٹری تعلیم و امین	گجرات
(۲) چوہدری محمد اسلم صاحب	" اصلاح و ارشاد	" "
(۳) بابو محمد حسین صاحب اوپل	سیکرٹری مال	" "
(۴) منشی محمد ابراہیم صاحب	محاسب	" "
(۱) سید بشارت احمد صاحب	آڈیٹر	کوہاٹ
(۱) چوہدری صغیر احمد صاحب	پریذیڈنٹ	تلونڈی کھجوروالی ضلع گوجرانوالہ
(۲) چوہدری فتح محمد صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۱) حکیم محمد شریف صاحب	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	جہلم
(۲) ڈاکٹر نور الٰہی صاحب	سیکرٹری امور عامہ	" "
(۳) ملک محمد سلیم صاحب	سیکرٹری مال	" "
(۴) مستری عبدالرحیم صاحب	محاسب	" "
(۵) بابو بشیر احمد صاحب	امین	" "
(۶) میاں عزیز الحق صاحب	آڈیٹر	" "
(۷) ماسٹر عبدالرحیم صاحب بزاز	سیکرٹری ضیافت	" "
(۸) ماسٹر محمد احمد صاحب ٹیچر	سیکرٹری تعلیم	" "
(۱) راجہ غلام فرید صاحب	سیکرٹری مال	بھکر ضلع سرگودھا
(۱) چوہدری سلطان احمد صاحب گوندل	پریذیڈنٹ سیکرٹری مال	ویہہ جھاڑیاں۔ حیدرآباد سندھ
(۱) منشی عبدالکریم صاحب	سیکرٹری مال	فتح پور ضلع گجرات
(۲) مولوی عبدالحق صاحب مولوی فاضل	سیکرٹری اصلاح و ارشاد	" "
(۱) محمد زمان صاحب	سیکرٹری مال	ڈاور ضلع ہزارہ
(۱) چوہدری نذیر احمد صاحب	سیکرٹری امور عامہ	چک ۴۳ جنوبی ضلع سرگودھا
(۱) ڈاکٹر محمد حسین صاحب	سیکرٹری امور عامہ	جٹر انوالہ ضلع مظفرگڑھ

(باقی)

(۳۶) والدہ صاحبہ سجاد احمد صاحب مرزا سیالکوٹ شہر (امداد درویشاں) ۱۰-۰-۰

(۳۷) شیخ نذیر احمد صاحب بحرین معرفت شیخ نثار احمد صاحب سرگودھا بذریعہ ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب " ۵-۰-۰

(۳۸) خواجہ عبدالرشید صاحب ولد خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آنہ ڈیرہ دون حال لاہور (برائے صدقہ بکرا) ۲۵-۰-۰

(۳۹) غلام محمد صاحب سکنہ دیوا سنگھ ضلع ملتان (بلا تفصیل) ۵-۰-۰

(۴۰) محمد شفیع صاحب سکنہ دیوا سنگھ ضلع ملتان " ۵-۰-۰

(۴۱) اہلیہ صاحبہ صوبیدار غلام محمد صاحب آف تلات معرفت صدر لجنہ اماء اللہ کوئٹہ (صدقہ عام) ۵-۰-۰

(۴۲) خلیل احمد صاحب پسر محترمی شیخ نیاز محمد صاحب مرحوم گوجرانوالہ (صدقہ برائے مستحق درویشاں) ۲۵-۰-۰

(۴۳) امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ اہلیہ ڈاکٹر عبدالسلام صاحب ایم۔اے۔پی ایچ۔ڈی کیمبرج حال جھنگ (امداد درویشاں) ۲۵-۰-۰

(۴۴) اہلیہ صاحبہ شیخ محمد خورشید صاحب ہیڈ شمپوڈی ایس آفس ریلوے ملتان چھاؤنی (فدیہ رمضان برائے درویشاں) ۱۰-۰-۰

ایک ضروری اعلان

تمام قائدین صفاکا اور قائدین اضلاع و معاون نائب صدران (قائدین علاقہ) کا ایک ضروری اجلاس مؤرخہ ۲۷ دسمبر ۱۹۵۶ء بوقت ۸ بجے شب جلسہ گاہ کی سٹیج پر ہوگا۔ تمام قائدین مقامی و قائدین اضلاع اور معاون نائب صدران کی اس میں شمولیت ضروری ہے۔ اس لئے تمام مندرجہ بالا عہدیداران وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں۔ اس سلسلہ میں یہ امر قابل ذکر ہے کہ قائدین مقامی و اضلاع یا علاقہ اگر خود تشریف نہ لا رہے ہوں تو وہ اپنی جگہ کسی اور صاحب کو یا خادم کو اپنی طرف سے نمائندہ بنا کر اجلاس میں بھجوائیں۔ مگر ان کو اپنی دستخطی چٹھی ہمراہ دیں کہ میں ان کو اپنی جگہ بھجوا رہا ہوں۔ یہ اجلاس نہایت ضروری اور اہم ہے جس میں انتخابات کے متعلق اور چندہ جات کی وصولی کے متعلق بعض اہم مشورے کئے جائیں گے۔ اس کے بعد حضرت محترم نائب صدر صاحب کی نصائح کے بعد اجلاس کی کارروائی ختم کی جائے گی۔ امید ہے جملہ قائدین اجلاس کی اہمیت کے مدنظر وقت مقررہ پر تشریف لاکر ممنون فرمائیں گے۔ نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ

درِثمین اردو — تازہ ایڈیشن

الحمد للہ کہ امسال پھر ہمیں درثمین اردو شائع کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے جس کی چند ایک خصوصیات حسب ذیل ہیں۔

(۱) ہمارے ایڈیشن میں دیگر ایڈیشنوں کی نسبت ایک کاپی زائد ہے۔
(۲) ایک کاپی زائد ہونے کی وجہ سے اشعار کھلے کھلے لکھے گئے ہیں۔
(۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے فوٹو اور عنوانات لگانے میں تبلیغ مدنظر رکھی گئی ہے۔
(۴) ٹائیٹل پیج عکسی رنگین ہے۔

جلسہ سالانہ کے موقعہ پر مقامی کتب فروش صاحبان یا دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ سے حاصل فرمائیے۔ ہدیہ غیر مجلد ۲/۸ ایجنسی کے خواہشمند احباب دفتر سے رجوع کریں۔
مہتمم اصلاح و ارشاد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

(۱) حاجی عبدالقدوس صاحب شاہجہانپوری بیمار ہیں۔ اور قریشی عبدالوحید صاحب کی صاحبزادی بوجہ بغل میں پھوڑے کے عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان ہر دو کو کامل صحت عطا فرمائے آمین۔ مرزا محمد حسین چٹھی مسیح ربوہ

(۲) میرا پوتا عزیز مسعود احمد بعمر ۱۲ سال عرصہ تین ماہ سے بعارضہ کھانسی بیمار ہے۔ اور آجکل راولپنڈی میں زیر علاج ہے۔ احباب جماعت اور درویشان قادیان عزیز کی صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ محمد صادق ریٹائرڈ ایس۔ڈی۔او۔ ایم۔ ای۔ ایس کرشن نگر لاہور

(۳) خاکسار کی والدہ صاحبہ ایک عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں اور بہت کمزور ہو چکی ہیں احباب ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ بشیر احمد رفیق بی اے۔ بانڈہ محب پسنزئی ضلع پشاور

(۴) میرا بچہ بعمر ۹ ماہ کچھ دنوں سے بیمار ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے صحت والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔ میاں بشیر احمد لیکچرار گورنمنٹ کالج گوجرانوالہ

(۵) خاکسار کا نواسہ محمد یونس پانچ چھ ماہ سے بیمار چلا آرہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ خدائے شافی اسے جلد شفا عطا فرمائے آمین۔ عبدالرب غیرت انسپکٹر بیت المال

(۶) میں اور میرے والدین آجکل چند پریشانیوں میں مبتلا ہیں۔ احباب کرام و درویشان قادیان دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ان سے نجات بخشے اور ہم پر رحم فرمائے۔ کلیم اللہ خان ظفر۔ کراچی

(۷) ماہ رواں میں ہمارے کالج کے چند احمدی طلباء بی۔ایس سی (اے۔ایچ) فائنل کا امتحان دے رہے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ مولا کریم ہمیں نمایاں کامیابی عطا فرمائے اور خادم اسلام بنائے آمین۔ مسعود احمد خان خوشنویس ایگریکلچرل کالج ٹنڈو جام (لائل پور؟)

(۸) میرے والد حکیم انوار حسین صاحب بعارضہ درد گردہ بیمار ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ شفائے کاملہ عطا فرمائے۔ آمین۔ محمد احمد دواخانہ دارالشفاء کچہری بازار خانیوال

(۹) میرے لڑکے ملک محمد عبداللہ صاحب سابق درویش حال ہاسپٹل کلرک پشاور چھاؤنی کو اللہ تعالیٰ نے فرزند عطا فرمایا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بچہ کو خادم دین بنائے اور لمبی عمر عطا کرے۔ آمین
عبدالرحمن دفتر بیت المال ربوہ

اعانت الفضل

(۱) چوہدری عبدالحق صاحب کمیشن ایجنٹ سنجر ضلع نواب شاہ سندھ نے مبلغ پانچ روپے بطور اعانت ارسال فرمائے ہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء
(۲) مستری محمد حسین صاحب نے مبلغ ۲/۸/۰ روپے بطور اعانت الفضل ارسال فرمائے ہیں۔
ان احباب کی طرف سے مستحقین کے نام پرچے جاری کر دیے جائیں گے۔ اللہ تعالیٰ ان کی نیکیوں کو قبول فرمائے اور عمدہ ثمرات پیدا فرمائے۔ (مینیجر الفضل ربوہ)

درخواست دعا

میری اہلیہ صاحبہ تقریباً تین ماہ ہوئے بخار میں مبتلا ہیں۔ اور بہت کمزور ہو گئی ہیں۔ اور ان کے پھیپھڑوں میں بھی تکلیف بتائی گئی ہے۔ احباب کرام اور درویشان قادیان ان کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔ (منشی محمد اسمٰعیل چیوٹ)

تعلیم الاسلام ہائی سکول کے طلبہ سے محترم چوہدری محمد ظفر اللہ خانصاحب کا خطاب

بقیہ صفحہ اول

کہ وہ پروگرام بنا کر بعض دوسرے مشاغل کو بھی شروع کریں۔ کہ جن سے طلباء کو اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت پڑ جائے۔ کیونکہ باوجودیکہ ہمارا ملک بہت غریب ہے پھر بھی یہاں پر اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت نہیں پائی جاتی۔ اسلئے اس کی عادت ڈالنی چاہیئے اور اس میں بجائے ذلت محسوس کرنے کے عزت محسوس کرنی چاہیئے۔

حصول تعلیم کا مقصد اور اس کا تعین

آخر میں آپ نے فرمایا کہ موجودہ زمانہ میں تعلیم ہر ایک کے لئے نہایت اہم اور ضروری ہے۔ اس لئے ہر پیشہ ور کو بھی کم از کم مڈل تک تعلیم حاصل کرنی چاہیئے۔ مگر اس سے آگے جو تعلیم حاصل کرتے ہیں ان کو اپنے سامنے کسی مقصد کو رکھنا چاہیئے۔ یہ بات ہائی سکول کے آخری دو سالوں میں ہی اسکے کر لینی چاہیئے کہ اسے آئندہ چلکر کونسا پیشہ اختیار کرنا ہے۔ اس کام میں طلباء خود فیصلہ نہیں کر سکتے۔ اسلئے اس سلسلہ میں نظارت تعلیم سے رہنمائی حاصل کرنی چاہیئے تاکہ ایک معین مقصد کو سامنے رکھکر طلباء تیاری کریں۔

خدمت اسلام

اسی سلسلہ میں مکرم چوہدری صاحب موصوف نے فرمایا۔ کہ جہاں طلباء اپنے لئے ڈاکٹری انجنیئرنگ، اور قانون وغیرہ کی لائنوں کا انتخاب کریں وہاں ہماری جماعت میں ایک اور لائن بھی ہے اور وہ یہ کہ اپنے آپ کو خدمت اسلام کے لئے تیار کریں۔ کیونکہ باہر اور خود مرکز میں ایسے سکالرز کی شدت سے ضرورت ہے کہ جو دنیا کے سامنے اسلام کی صحیح تعلیم کو پیش کریں۔ دنیا کو موجودہ زمانہ میں اسباب کی تلاش ہے کہ ان کو کہیں سے امن و سلامتی کا پیغام ملے اور اسکے لئے وہ ہر اس نظریہ کو قبول کرنے کے لئے تیار ہے جو صحیح طور پر امن کی زندگی بسر کرنے میں ممد ہو۔ خواہ یہ نظریہ کوئی اشتراکی کوئی فلسفی یا کوئی مذہبی دان نہ بنائے۔ اسلئے طلباء کو اسباب کی طرف توجہ دینی چاہیئے اور بعض ہشیار طلباء کو ابھی سے عزم کر لینا چاہیئے کہ وہ حصول تعلیم کے بعد اپنے آپ کو اسلامی اصولوں کے مطابق ڈھالیں گے یہاں تک کہ دیکھنے والوں کے لئے وہ اسلام کی چلتی پھرتی اور جیتی جاگتی تصویریں ہوں۔

آخر میں مکرم ہیڈ ماسٹر صاحب نے محترم چوہدری صاحب کا شکریہ ادا کیا اور محترم سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے دعا کرائی۔

(نامہ نگار تعلیم الاسلام ہائی سکول)

بقیہ صفحہ ۵

صدر انجمن احمدیہ کی ملکیت ہے۔ اس میں ہر شائع ہونے والی صحیح یا غلط بات اور ہر سیاہ سفید کی ذمہ داری حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز پر جو صدر انجمن کے ممبر بھی نہیں ہیں ہاں نہیں ہو سکتی۔ جس طرح پیغام صلح احمدیہ انجمن اشاعت اسلام کی ملکیت ہے۔ اس میں چیمہ صاحب کے مضامین اور مخطوط بھی شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اور مولوی صدر دین صاحب امیر انجمن کے بھی۔ لیکن کیا یہ دونوں اصحاب پیغام صلح کی ہر تحریر کے ذمہ دار قرار دئے جا سکتے ہیں۔ سوائے اس تحریر کے جو خود انہوں نے لکھی ہو؟ اس سے پہلے چیمہ صاحب نے پیغام صلح میں شائع شدہ متعدد مضامین کے بارے میں میرے سامنے کئی مرتبہ انتہائی ناپسندیدگی کا اظہار کیا ہے۔ پھر خود چیمہ صاحب کے اسی مضمون کو لیا جائے۔ جو حد درجہ افسوسناک ہے۔ اسے پیغام صلح نے (جو انجمن کا سرکاری آرگن ہے۔ اور جس میں مولوی صدر دین صاحب کے خطبے احکام اور خطوط شائع ہوتے رہتے ہیں) شائع کیا ہے۔ کیا اس مضمون کی بنا پر ہمارے لئے یہ کہنا بجا ہوگا کہ :-

"اس سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ مولوی صدر دین صاحب اور انجمن اشاعت اسلام لاہور کے ممبران کے اخلاق کا دیوالہ نکل چکا ہے اور مزید نکل رہا ہے پیغامیت کی اخلاقی بنیادیں ایسی متزلزل ہو رہی ہیں۔ کہ انہیں شاید دوبارہ استوار نہ کیا جا سکے۔" (۵)

جلسہ سالانہ پر آنے والے دوستوں کیلئے ضروری اطلاع

جلسہ سالانہ اب بالکل قریب آ گیا ہے احباب دعا کر رہے ہوں گے کہ اللہ تعالے اس بابرکت اجتماع کو ہم سب کے لئے مثمر ثمرات حسنہ بنائے۔ اور اس میں شمولیت کے لئے تیاری کر رہے ہوں گے۔ حسب سابق تمام مہمانوں کی رہائش اور خوراک کا انتظام صدر انجمن احمدیہ ربوہ کے ذمہ ہوگا۔ رہائش کے لئے یہ صورت ہوتی ہے کہ دوست اپنی اپنی جماعتوں کے ساتھ مجوزہ مقامات پر ٹھہرتے ہیں جہاں ان کو ہر طرح کا آرام پہنچانے کی کوشش کی جاتی ہے ہر جگہ کے لئے الگ الگ میزبان اور معاونین مقرر ہوتے ہیں جو مہمانوں کی ضروریات کو حتی الوسع پورا کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ دوستوں کو چاہیئے کہ جہانتک ممکن ہو وہ اپنی جماعتوں کے ساتھ ہی قیام کریں۔ اور پرائیویٹ فرودگاہوں کے حصول کی کوشش نہ کریں۔ جماعت کے ساتھ ٹھہرنے میں ان کو زیادہ سہولت رہے گی۔ اسی طرح مستورات اور بچوں کو مستورات میں ٹھہرائیں جہاں پردہ اور حفاظت کا خاطر خواہ انتظام ہوتا ہے اور مستورات ہی منتظم ہوتی ہیں۔ گذشتہ سال جو مستورات وہاں ٹھہری تھیں ان کو علم ہے کہ پرائیویٹ فرودگاہوں کی نسبت وہاں ان کو زیادہ آرام میسر آیا۔ اس لئے گذارش ہے کہ جب تک علیحدہ ٹھہرنا بالکل ناگزیر نہ ہو دوست پرائیویٹ فرودگاہوں کی نسبت جماعتوں میں ہی ٹھہرنے کی کوشش کریں۔

یہ امر بھی ملحوظ خاطر رہے کہ اگرچہ اب مرکز کی آبادی خدا کے فضل سے روز افزوں ترقی کر رہی ہے۔ تاہم مکانوں کی قلت بدستور ہے۔ ہم کوشش کرتے ہیں کہ زیادہ سے زیادہ مکانات مہمانوں کے لئے حاصل کر سکیں۔ لیکن پھر بھی اس قدر گنجائش نہیں ہوتی کہ سب احباب کی اس خواہش کو پورا کیا جا سکے کہ وہ الگ مکان میں اپنی فیملی کے ساتھ قیام کر سکیں۔ اگر احباب ہمارے ساتھ تعاون کریں اور الگ ٹھہرنے کی بجائے جماعتوں میں قیام کریں تو یہ امر خود ان کے لئے بہت آرام کا موجب ہوگا۔ انشاء اللہ تعالے۔

افسر جلسہ سالانہ

شکریہ احباب

(از مکرم خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب)

عزیزم حنیف احمد کی بیماری کے ایام میں جن دوستوں اور بزرگوں نے اس کی صحت یابی کے لئے دعا کی۔ عیادت کے لئے تشریف لاتے رہے اور اس کی تیمارداری میں حصہ لیا۔ اور جو بزرگ اور دوست خود میری صحت یابی کے لئے دعا فرماتے ہیں میں ان سب کا تہ دل سے ممنون ہوں اور شکریہ ادا کرتا ہوں جزاہم اللہ احسن الجزاء

اس بارہ میں بہت سے دوستوں کی طرف سے خطوط اور تاریں بھی موصول ہوئی ہیں ان کا فرداً فرداً جواب دینا میرے لئے مشکل ہے سب ان دوستوں کا بھی اس اعلان کے ذریعہ شکریہ ادا کرتا ہوں کہ اللہ تعالے انہیں اس اخلاص اور محبت کا احسن اجر عطا فرمائے آمین

کالج شاپ

تعلیم الاسلام کالج کے زیر اہتمام "کالج شاپ" کے نام سے ایک دوکان قائم کی گئی ہے جس میں نہایت عمدہ قسم کی پیسٹری۔ کیک بسکٹ۔ بند اور ڈبل روٹیاں تیار ہوتی ہیں۔ احباب اس سے فائدہ اٹھائیں۔

پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ربوہ

(۱۰)

کچھ تو خوف خدا کرو لوگو!
کچھ تو لوگو خدا سے شرماؤ!

(حضرت مسیح موعودؑ)

روزنامہ الفضل ربوہ رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵